سیدنا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(نعتیہ کلام)

مرتبہ

گدائے کوچہ مرشد

محمد الیاس چشتی ضیاء

ناشر انجمن غلامان چشتیہ پاکستان

محلہ رحیم پورہ (الہ آباد) وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

ایمان افروز، عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز خوبصورت نعتوں کا مجموعہ

گدائے کوچہ مرشد

محمد الیاس چشتی ضیاء

انجمن غلامان چشتیہ پاکستان

محلہ رحیم پورہ (الٰہ آباد) وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب : سیدنا کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مرتبہ : محمد الیاس چشتی ضیاء

اشاعت : اکتوبر 2010ء

تعداد : 1000

ہدیہ : 25 روپے

ناشر : انجمن غلامان چشتیہ پاکستان

محلہ رحیم پورہ، الہ آباد، وزیر آباد

سرورق و کمپوزنگ : نجم عباس، لاہور 0345-4353288

ملنے کا پتہ : دار العلوم محمدیہ غوثیہ

محلہ رحیم پورہ، الہ آباد، وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ

یہ تصنیف لطیف

والد محترم صوفی باصفا محمد اسمٰعیل چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا کے ایصال ثواب کے لئے شائع کی جارہی ہے اللہ تعالیٰ ان کے مزارات کو جنت کے باغات بنائے۔ (آمین ثم آمین)

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست

دیوان کریم، امین حسن کرم

جانشین حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر حافظ

محمد امین الحسنات شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کے نام

جن کے الطاف کریمانہ کا میں ہر

لمحے منتظر رہتا ہوں۔

احقر العباد

گدائے کوچہ مرشد

محمد الیاس چشتی ضیاء

ناظم اعلیٰ انجمن غلامان چشتیہ پاکستان

محلہ رحیم پورہ، اللہ آباد تحصیل وزیر آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِىْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اظہار تشکر

تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے جو تمام جہانوں کو مرتبہ کمال تک پہنچانے والا ہے۔ ان گنت درود وسلام ہو صاحب جود وکرم، سید لولاک ﷺ پر جن کی ذات اطہر وجہ تخلیق کائنات ہے۔ جس طرح مخلوق اپنے خالق کا شکر اس کے حق کے ساتھ ادا کرنے سے قاصر ہے بالکل اسی طرح محبوب کائنات ﷺ کی شان کو کما حقہ بیان کرنے سے قاصر ہے حقیقت میں جس کی شان خود رب کائنات بیان کر رہا ہو کوئی لفظ کب ان کی شان کا حق ادا کر سکتا ہے۔

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

مدت دراز سے یہ تمنا تھی کہ سرور دو عالم ﷺ کی شان ایسے بیان کروں کہ میرے الفاظ کو دوام مل جائے۔ آپ ﷺ کی نگاہ کرم نے اس سفر کا در بھی کھولا اور سفر بھی آسان کیا۔ میں نہیں سمجھتا کی اس کتاب میں کچھ آپ ﷺ کے شایان شان ہوگا مگر جو کچھ بھی اس میں ہے وہ میری اوقات سے زیادہ ہے کہ میرے رب نے مجھے بشر ہو کر سید خیر البشر ﷺ کے اوصاف ومحامد تحریر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

الحمد للہ علیٰ ذالك

ضیاء خدا کی توفیق سے قلم تحریر کرتا ہے
کب قدرت اسے نعتیں بنانے میں ہے

نعت کیا ہے؟

نعت گوئی میں بنیادی چیز محبوب وممدوح سے عشق کا تعلق ہے۔ یہی تعلق دل میں سوز وگداز پیدا کرتا ہے اور اسی تعلق سے دل کی دھڑکن نغمہ صل علی ادا کرتی ہے۔ یہی تعلق نطق وزبان پر سید الکونین ﷺ کا ذکر جمیل جلوہ آرائیاں کرتا ہے۔ یہی عشق مداح رسول ﷺ کو مختلف کیفیات واحوال سے گزارتا ہے۔ عشق کے اس سفر میں کہیں ہجر وفراق اور کہیں طلب وتمنا کے مقامات سے گزرنا پڑتا ہے

جب آرزوئے طلب شاد کام ہوتی ہے اور اذن باریابی ملتا ہے تو پھر حضوری و حاضری کی منزل آتی ہے اور دیار حبیب ﷺ میں حاضر ہو کر وہاں کے مناظر ومظاہر کی کیفیات دل پر گزرتی ہیں پھر وہاں رہنے کی تمنا اور بار بار حاضری کی بے تابی سر اٹھاتی ہے عشق کی اسی کیفیت کو نعت گو قلم وقرطاس کے سپرد کرتا ہے

ضیاء نے جس کے ذکر سے تازگی پائی
وہ حاصل درماں تو ہے میرا رسول

نعت کے آداب

امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی ہے۔ کہنے کو یہ عام بات ہے مگر قرآن نے نعت گوئی پر جو شرائط عائد کی ہیں ان کا نبھانا ہر ایک کے بس کا روگ نہیں۔ قرآن حکیم نے جو اصول بتائے ہیں وہ یہ ہیں۔

① ۔ الفاظ کا انتخاب

مومنین کو ارشاد ہوا راعنا کی بجائے انظرنا کہو۔ یعنی جس لفظ میں توہین کا

شائبہ پایا جائے وہ لفظ استعمال نہ کرو۔

۲۔ پکارنے کا انداز

فرمان باری تعالیٰ ہے کہ میرے محبوب ﷺ کو اس طرح مت پکارو جس طرح ایک دوسرے کو پکارتے ہو یعنی عامیانہ انداز سے پکارنے کی ممانعت کر دی۔ حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ علیہم السلام تک یا کہہ کر پکارا مگر اپنے محبوب ﷺ کا چار مرتبہ اسم گرامی لیا مگر خوبصورت القابات کے ساتھ مثلاً یا ایہا الرسول ﷺ، یا ایہا النبی ﷺ، یا ایہا المدثر ﷺ، یا ایہا المزمل ﷺ۔

۳۔ طرز گفتگو

اہل ایمان کو ارشاد ہوا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ اپنی آواز کو میرے محبوب ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو یہ تو ذات پاک کے متعلق حکم ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری اس بستی کو مدینہ طیبہ نام کے بعد قدیم نام سے نہ پکارو اگر کوئی پکارے تو توبہ کرے۔

اعتدال سے آگے نہ بڑھو

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بارے میں وہ کچھ نہ کہو جو عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہا یعنی خدا یا خدا کا بیٹا۔ اس سے معلوم ہوا نہ تو شان رسالت میں کمی آئے نہ توحید خداوندی میں فرق آئے ان اصولوں کو مدنظر رکھ کر اگر نعت کو پڑھا، لکھا اور سنا جائے تو امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات سچ ہے کہ قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی ہے۔

میں اپنی اس حقیرانہ کوشش کو عاجزی وانکساری کے ساتھ بارگاہ سرور دو عالم ﷺ میں اس دعا کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں کہ اللہ رب العزت

اپنے محبوب کریم ﷺ کی نعلین پاک کے توسل سے میرے والدین، میرے وہ تمام دوست جو اس کی اشاعت میں کسی طرح بھی منسلک رہے اور میرے لئے دین و دنیا میں نافع اور آخرت میں شفیع المذنبین ﷺ کی شفاعت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین وسید المرسلین ﷺ

ضروری التماس

حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں جان بوجھ کر غلطی کرنے کا تو مسلمان تصور بھی نہیں کر سکتا پھر بھی بقضائے بشریت اگر کوئی غلطی کسی اہل علم وبصیرت کی نظر سے گزرے تو مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

خاکپائے راہ حضور ضیاء الامت

محمد الیاس چشتی ضیاء وزیر آباد

تقریظ

''عشق مصطفیٰ ﷺ میں بکھرے موتی''

پنجابی اردو کے معروف شاعر و کالم نگار
محمد طاہر وزیر آبادی

میرے چاہتوں بھرے شہر وزیر آباد کی معروف مذہبی و ادبی شخصیت محمد الیاس چشتی ضیاء اپنے مثبت اور معیاری کردار کی وجہ سے خاص و عام میں یکساں مقبول ہیں۔ جماعت اہل سنت کے جانثار سپاہیوں کی صف میں ان کا شمار انتہائی عقیدت و احترام سے ہوتا ہے۔ محمد الیاس چشتی ضیاء ایک خوبصورت مذہبی رہنما ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ادیب کی حیثیت سے بھی اپنے لوگوں کی بھرپور خدمت کر رہے ہیں۔ شہر کے تمام مذہبی حلقوں میں ان کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔ خاص طور پر عاشقان رسول ﷺ ان کے افکار اور شعلہ بیانی سے انتہائی لطف اندوز ہوتے ہیں۔ نرم دل اور حساس طبع محمد الیاس چشتی دن رات عشق مصطفیٰ ﷺ کی پرنور فضاؤں میں اپنی عقیدت اور محبت کی جوت جگائے رکھتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہر مسلمان اپنے نبی ﷺ کی سچی محبت اور چاہت میں قید ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ خود بھی یقین محکم کے ساتھ راہ حق پر گامزن ہیں۔

''سیدنا کریم ﷺ'' کے نام سے انہوں نے نعت رسول مقبول ﷺ کا ایک مبارک گلدستہ عشق مصطفیٰ ﷺ میں ڈوب کر تیار کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ عشق مصطفیٰ ﷺ کے سامنے کسی بھی فن کی کوئی اہمیت نہیں، یقیناً یہی وہ سامان ہے جس کی دربار خالق میں خاص اہمیت ہو گی۔ میری گزارش ہے ''سیدنا کریم ﷺ'' پڑھنے والے قارئین سے کہ شاعری کی اصناف اور فن اشعار پر توجہ دینے کی بجائے عاشق

مصطفیٰ ﷺ کی عقیدت سے جڑے پھولوں کی خوشبو سے اپنا سینہ معطر کیجئے، دیکھئے ایک شعر حمد باری تعالیٰ سے:

تو رحمٰن و رحیم ہے اور میں ہوں ادنی بندہ تیرا
تو قادر و ستار ہے اور سب پہ غالب

محمد الیاس چشتی ضیاء نے محبوب خدا ﷺ کی تعریف لکھتے ہوئے ان الفاظ کا چناؤ کیا کہ جن الفاظ میں توقیر، عظمت اور عقیدت میں مزید اضافہ ہوتا ہو، ایسے الفاظ کہیں استعمال نہیں ہوئے کہ جن سے احترام میں کمی واقع ہو...... ایک نعت سے دو اشعار پیش خدمت ہیں۔

عطا ہو آقا ﷺ بس مجھے خدا کے لیے
تڑپتا ہوں میں طیبہ کی فضا کے لیے
نظر میں سمائے کیوں اب کوئی ضیاء
مدح خواں ہے تُو فقط مصطفیٰ ﷺ کے لیے

دوستو جسے محبوب خدا ﷺ کا عشق عطا ہو جائے یقیناً خدا اس انسان کی انس میں مزید اضافہ فرما دیتا ہے پھر کوئی کمی باقی نہیں رہ جاتی اگر خالق ارض و سما راضی ہو جائے تو مقصد حیات پورا ہو گیا...... اس التجا میں محمد الیاس چشتی ضیاءؔ عقیدت مصطفیٰ ﷺ کی معراج کے طلبگار ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اگر مصطفیٰ ﷺ راضی ہو گئے تو یقیناً رب کعبہ کی خوشنودی حاصل ہو گی۔ دیکھئے ایک اور نعت سے دو اشعار اور محسوس کیجئے شاعر کی خدا اور اس کے رسول ﷺ سے محبت:

نظر میں کعبہ اور مدینہ دل کی کتاب میں ہے
عشق مصطفیٰ ﷺ میری زندگی کے نصاب میں ہے
گناہوں کے بوجھ سے لرزتا ہے بدن میرا
تیرا کرم ہو تو پھر ضیاءؔ کیوں فکر حساب میں ہے

عاشق رسول ﷺ ہو اور یاد امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے غافل رہے ایسا ہو ہی نہیں سکتا، محمد الیاس چشتی ضیاءؔ میدان کربلا کا احاطہ کچھ یوں کرتے ہیں۔

کوئی تو مثال ایسی بھی ڈھونڈ کے لاؤ
سر تن سے جدا ہو مگر اسے موت نہ آئے

شہنشاہ سلسلہ چشت حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی عقیدت کا اظہار محمد الیاس چشتی صاحب نے یوں کیا:

حجت الاولیاء ، والی ہند زبدۃ العارفاں
عطائے رسول، فخر کاملاں خواجہ خواجگاں
ضیآء کو معلوم ہے خواجہ آپ کی لطف و عطاء
گاہے گاہے ہو اک نظر اے خواجہ خواجگاں

اپنے مرشد کامل حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے محبت اور عقیدت کا اظہار پنجابی زبان میں کیا دو اشعار پیش ہیں۔

مولا رکھیں آباد جھوک سخی ضیآء الامت دی
قائم رہوے سرداری حضور ضیاء الامت دی
بھیرے دا تاجدار نالے ولیاں دا والی اے
نظر اکسیر ویکھی حضور ضیاء الامت دی

میں تہہ دل سے احترام کرتا ہوں محمد الیاس چشتی ضیآء کی محبت، عقیدت اور اپنے نبی ﷺ سے چاہت کا، وہ اسی محبت کو دوسرے مسلمان بھائیوں میں بھی تقسیم کرنے کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔ اللہ رب العزت ان کی اس محنت اور محبت کو قبول فرما کر دیدار مصطفیٰ ﷺ کا خزانہ عطا کرتا رہے۔ آمین۔ دو اشعار سلام عقیدت۔

سلام اس پر جو طیب و اطہر ہے
سلام اس پر جو اول و آخر ہے
ضیآء ہر لمحہ اسے سلام پیش کرتا ہے
جو سید و سرور، مزمل و مدثر ہے

تقریظ

زیڈ اے زلفی

(اردو، پنجابی کے معروف شاعر)

اصناف شاعری میں بہت سی چیزیں شامل ہیں مثلاً غزل، نعت، رباعی، قطعات وغیرہ وغیرہ مگر ایک چیز ان سے ہٹ کر ہے وہ ہے عقیدت اور احساسات زیر نظر کتاب ان اصناف سے گو مبرا ہے مگر اہل درد کے لئے اپنے اندر بیش بہا تڑپ رکھتی ہے ہم شاعر لوگ ردیف کافیہ کے بغیر لکھی چیزوں کو نثر کہتے ہیں۔ اندر اُگے ہوئے خیال اور بے قابو محبت پر کسی کی دسترس میں نہیں جناب علامہ محمد الیاس چشتی ضیاءؔ صاحب کا یہ کلام ان کے اندر حب رسول ﷺ کا ترجمان ہے اور اس محبت کو جذبات میں ڈھالنے کے لئے چشتی صاحب نے ان الفاظ کا سہارا لیا۔ حرمت رسول ﷺ کے اوصاف خدا بیان کرے تو ہو سکتے ہیں ہم عاصی تو یہ سوچ بھی نہیں سکتے ہاں مگر اپنی عقیدتیں الفاظ میں ملفوف کر کے حضور ﷺ کی نذر ضرور کر سکتے ہیں کسے کیسے شرف قبولت ملے اس کا پتہ کوئی صاحب ادراک نہیں دے سکتا یہ صرف رب عظیم کو ہی معلوم ہے الفاظ میں لغزش اسے کس طرح کی اور کیسی پسند ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذاں کی مثال آپ کے سامنے ہے جناب چشتی صاحب نے اپنے آپ کو دین الٰہی کے لئے وقف کیا ہوا ہے آپ نے اس سے قبل بھی دینی علوم کے فروغ کے لئے نثری کتب لکھی ہیں...... جو اہل علم سے داد تحسین پا چکی ہیں شاعری میں یہ پہلی مرتبہ اپنی کتاب لا رہے ہیں اسے ان کے احساسات کی ترجمان مان لیں یہ کتاب اندر کی جذب و مستی اور محبت کی آپ بیتی جانیں اللہ تعالیٰ ہم سب کے دل حب رسول ﷺ سے بھر دے۔ آمین

حمد باری تعالیٰ

قادر و غالب ہے آن تیری
ہر لحظہ نرالی ہے شان تیری

تو پروردگار و رزاق خلائق ہے
خطا کاروں کو بخشنا ہے شان تیری

کسی کو دی عزت تو کسی کو رسوائی
میرے مولا یہ سب ہے شان تیری

ہے کوئی بادشاہ اور کوئی گدا ہے
دے گدا کو ثروت یہ ہے شان تیری

خزائن بے بہا یہ ارض و سماء تیرے
ضیاءؔ معترف ہے نرالی ہے شان تیری

حمد باری تعالیٰ

یہ مکین و مکاں تیرے یہ زمانے تیرے
زمین و زماں کے سارے خزانے تیرے
کیسے ہو بیاں تیرے اوصاف و کمال
گو سب زباں پہ ہوں ترانے تیرے
تیرے لطف و کرم کے طالب ہیں سبھی
تا ابد شاد رہیں، مولا دیوانے تیرے
ادنیٰ سا اک اعجاز تو ہے کن فیکون تیرا
کون ہے جو کمالات نہ مانے تیرے
کلمہ پڑھتے ہیں شجر و حجر برگ و ثمر تیرا
گائے ہیں قدسیوں نے بھی ترانے تیرے
میں ندامت کے سوا کیا پیش کروں یارب
قبول گر کرے گر وہ یہ نذرانے تیرے
کتنی بخشی ہیں عزتیں تجھے خدا نے ضیاء
اِس کے لب پہ رہیں ہمیشہ ترانے تیرے

مناجات

مولا مریض عصیاں ہوں مدینے کی فضا دے
یا رب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے جلووں کی دوا دے

موج ہستی پہ بہہ کے مدینے جا پہنچوں کبھی
یا رب میری مٹی کو ٹھکانے پہ لگا دے

شوق دید کی جو آگ میرے دل میں لگی
میں تو مجبور ہوں یا رب اسے اور ہوا دے

ہے تمنا کہ مچلتا رہوں محبوب کے قدموں میں
کاش، کہ ہوں پورے کبھی میرے ارادے

تیرے لطف و کرم کا ہی ہے بس مجھ کو بھروسہ
ہیں ورق میرے نامہ اعمال کے سادے

ان کے جلووں کی آ جائے تجھ پہ بھی بہار ضیاءؔ
سُونے سُونے ہیں تیری تمناؤں کے جادے
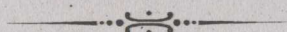
سَیِّدُنا کَرِیْمٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

یہ نقش نعلین پاک ہے میری سرکار کا
مشکور ہوں گھر میں آمد سرکار کا

میں بھی ہوں دیوانہ مدنی تاجدار کا
کتنا کرم ہے مجھ پہ میری سرکار کا

مجھ پہ بھی ہو خدایا ''ایں کرم بار دگر کن''
گر ہو جائے قبول یہ عریضہ اس بیمار کا

صدقۂ پنجتن ہو مجھ پہ خداارا کرم
وقت اجل طالب ہوں میں دیدار کا

چشم تر دلِ مضطرب بھی عطاء ہو
ضیاء کوملِ جائے صدقہ طیبہ کے خار کا
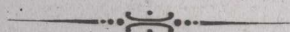
سَیِّدُنَا کَرِیْمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

دیار شاہ دوسرا تلاش کرتا ہوں
در مونس بے کساں تلاش کرتا ہوں

جس کا عرش نہ قلم نہ کرسی ہمسر
اس بے نشاں کا نشاں تلاش کرتا ہوں

ملائک ہی تو نہیں آپ کے ثناء خواں
خدا بھی ہے رطب اللسان تلاش کرتا ہوں

سلام ہو آپ اور آل و عترت پر
اسی ورد کو حرز جاں تلاش کرتا ہوں

چھپاؤ ضیاء کو بھی اپنے دامان کرم میں
پتہ پوچھتا ہوں اماں تلاش کرتا ہوں

سَیِّدُنَا کَرِیمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

مالک ہر دوسرا، مظہر ذات خدا ہو
نہ خدا ہو نہ ہی خدا سے جدا ہو

کائنات کی حقیقتوں کے شناسا ہو
خوش خصال و خوش نوا ہو

بے بس، مجبور و رنجور ہوں
بے کسوں، غریبوں کا بھی آسرا ہو

کتنے معطر و معنبر و مبارک ہو تم
آپ کے عشق کی مجھے خوشبو عطاء ہو

محبت غیر سے ہو خالی دل میرا
ضیاء کو صدقہ زہراؑ و علیؑ عطاء ہو

سَیِّدُنَا کَرِیْمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

میں اک بے دل و بے اعتبار ہوں
غریب و بے کس و خاکسار ہوں

آتش عشق سے معمور ہے دل میرا
مثل شمع از سوز دل شب زندہ دار ہوں

آپ کی شمع محبت ہے روشن دل میں
محافظ رہوں اس کا ورنہ بے کار ہوں

جب ہو سوال مجھ سے بروز حساب آقا
للہ کرنا کرم کمین و کمتر و خطاکار ہوں

گاہے گاہے یک نگاہے یا رسول اللہ ﷺ
رخ زرد و چشم تر میں اشک بار ہوں

ضیاء خوش ہے اپنی اس آہ سرد سے
آمد سرکار کا منتظر و بے قرار ہوں
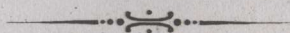
سَیِّدُنا کَرِیمُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

عطا ہو آقا بس مجھے خدا کے لئے
تڑپتا ہوں میں طیبہ کی فضا کے لئے
چھو کے جو آئے گنبد خضریٰ کو آقا
ہوں منتظر میں اسی ہوا کے لئے
یوں بھی کرم ہوا ہے ان کا بارہا
سوچتا ہی تھا ابھی عرض مدعا کے لئے
یہ جان رہے جب تک بدن میں میرے
زبان رہے دہن میں بس ثناء کے لئے
دیکھ کیا کیا کرم ہیں مجھ پہ میرے حضور کے
میں دعا کے لئے اور وہ بس عطاء کے لئے
آپ ہی کی نگاہ سے ہے میری حیات
ہو نگاہ کرم آقا اپنے اس گدا کے لئے
نظر میں سمائے کیوں کوئی اب کوئی ضیاء
مدح خواں ہے تُو فقط مصطفٰے ﷺ کے لئے

سَیِّدُنا کَرِیْمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

آئی نسیم کوئے محمد ﷺ دل و جاں ہیں سوئے محمد ﷺ
والشمس ہے روئے محمد ﷺ قاب قوسین ہے ابروئے محمد ﷺ
واللیل ہے موئے محمد ﷺ معطر جہاں از خوشبوئے محمد ﷺ
طور سینا ہے عکس تجلی جگمگ ہے کوئے محمد ﷺ
پتھر دل جس سے پگھلیں سبحان اللہ وہ خوئے محمد ﷺ
ہیں وہ لوگ کتنے پیارے دل جن کے ہیں سوئے محمد ﷺ
آیا ہے نظر روئے محمد ﷺ شب قدر ہے گیسوئے محمد ﷺ
نمازوں میں رُخ کعبہ کی جانب ہے کعبہ کا رخ سوئے محمد ﷺ
ہر نخل بیابان عرب مجھے ہے طوبیٰ ہوں شفتہ قامت دلجوئے محمد ﷺ
رضواں کے لئے لے چلو سوغات گر ہاتھ لگے خار کوئے محمد ﷺ
کیا کہنا ضیاء یہ قسمت تیری کا جو لکھی ہے نعت خوئے محمد ﷺ

سَیِّدُنَا کَرِیمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

تو امام الرسل تو مخدوم امم ہے
ہمارے دلوں میں تیری توصیف رقم ہے
کس سے ہو سکے بیاں تیری شان حقیقت
تو زینت قوسین، تو حسنِ حرم ہے
شفاعت ہے تیرے شہر میں رقصاں
تیری راہ کا تو ہر ذرہ خورشیدِ کرم ہے
ذاکر تیرا مالک کون و مکاں ہے
تو رازدار یُوحیٰ، دلِ لوح و قلم ہے
صد شکر کہ تیرے ذکر کا لمحہ میسر ہے مجھے
اب گردش دوراں کا کرم ہے نہ ستم ہے
پہنچے ہیں جہاں تیرے فقیروں کے قدم
اس راہ گذر میں نہ دارا ہے نہ جم ہے
کیا چیز ہے ضیاء کیا شاعری اس کی
اس کا تو بس تیری الفت سے بھرم ہے

سَیّدُنا کَرِیمُ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

مختار کل بدرالدجیٰ ہیں مصطفیٰ مصطفیٰ
روح ارض و سماء ہیں مصطفیٰ مصطفیٰ

سدرہ ہے راہ گذر جن کی منزل ہے اوادنیٰ
راز دارِ وَحیٌ یُوحیٰ ہیں مصطفیٰ مصطفیٰ

صورت جن کی سورہ شمس الضحیٰ ہے
واللیل زلف دوتا ہیں مصطفیٰ مصطفیٰ

سینہ ہے الم نشرح ذکر ورفعنا ہے
سراپا رب کی رضا ہیں مصطفیٰ مصطفیٰ

جن سے کافور ہوتے ہیں رنج و الم
وہی تو دافع البلاء ہیں مصطفیٰ مصطفیٰ

مانگتے ہیں ہم شفاعتِ شافع محشر
شفیع الامم نور الھدیٰ ہیں مصطفیٰ مصطفیٰ

ہو کرم ضیاء کمین و کمترین پہ آقا ﷺ
صاحب جود و سخا ہیں مصطفیٰ مصطفیٰ

سَیِّدُنا کَرِیمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

راحت جسم و جاں تو ہے میرا رسول
زینت دو جہاں تو ہے میرا رسول
اسی کے نور سے آفتاب بھی ہے منور
تابشِ کہکشاں تو ہے میرا رسول
جس کے لئے بنے ہیں ارض و سماوات
موجب کن فکاں تو ہے میرا رسول
متلاشیان حق، کو تھی جس کی جستجو
راز دان حق کا تو ہے میرا رسول
سدرہ و عرش بھی تھا جس کے زیر پا
وہ سائر لا مکاں تو ہے میرا رسول
پڑھتے ہیں ملائک جس پہ درود و سلام
وہ نغمہ قدسیاں تو ہے میرا رسول
ضیاؔء نے جس کے ذکر سے تازگی پائی
وہ حاصل درماں تو ہے میرا رسول

نغمہ نور

ہیں چاند سورج سب ستارے نور کے
ہیں عکس سارے مصطفیٰ کے نور کے
عرش پہ جڑے ہیں جتنے آئینے نور کے
چشم حق کرتی ہے خود نظارے نور کے
معراج کی شب حق سے واصل ہوئے
دونوں عالم قائل ہوئے تمہارے نور کے
روضہ اقدس پہ اے دل کر نظارے نور کے
نور کا ہے گھر یہ در و دیوار سارے نور کے
نور کے شانے پہ سنورے جب گیسو نور کے
اے سراپا نور دل ہے صدقے تمہارے نور کے
تیرے پر تو سے چمکے سب سیارے نور کے
دونوں عالم ہوئے ہیں روشن مارے نور کے
ہو نگاہ نور کی اے نور خدا اے پیارے نور کے
میں تو ہوں عاصی تم ہو ستارے نور کے
ضیاء کے دل میں بھی ہوں جلوے تمہارے
بزم میں منور ہیں یہ سب ستارے نور کے

سَیِّدُنا کَرِیمٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

والضحیٰ ہے تیرے چہرۂ انور کی قسم
کرتا ہے بیاں خود قرآن سراپا تیرا

گم شدہ سوزن ملے تبسم سے تیرے
شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

دل شاد کیوں نہ ہو آقا تجھے دیکھ کر
نظر آتا ہے خدا دیکھ کے سراپا تیرا

گزرے جن راہوں سے سید والا
کر گیا ہے زمیں کو عنبر سراپا تیرا

جس سے خوشبو پائیں مشک و گلاب
کرتا ہے معطر سارے عالم کو پسینہ تیرا

ضیاءؔ کیوں نہ ہو فدا ان پر دل سے
وہی ہے عالم خلق میں پیارا تیرا

سَیِّدُنَا کَرِیْمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

رب کی چاہت آپ کے چاہنے میں ہے
آپ سا محبوب کہاں زمانے میں ہے

خوشبوؤں سے ملتا ہے پتہ آپ کے در کا
معطر ہر راہ آپ کے آنے جانے میں ہے

چشم کائنات بھی منتظر ہے مدتِ دراز سے
آپ ہی سے رنگ اس ویرانے میں ہے

چھو کے کیا جسے آپ نے نار سے آزاد
کب جسارت آگ کو اسے جلانے میں ہے

وجود مسعود ہے کما ل ترے دست قدرت کا
ہر چیز مجسم تو اسی نوری خزانے میں ہے

ضیآء خدا کی توفیق سے قلم تحریر کرتا ہے
کب قدرت اسے نعتیں بنانے میں ہے

سَیِّدُنا کَرِیمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

کلام

آنکھوں میں تیری تصویر سجائے پھرتا ہوں
دل میں اپنے اک درد چھپائے پھرتا ہوں

بس ہر وقت تیرے نام کی مالا جپتا ہوں
فراق کا درد سینے میں چھپائے پھرتا ہوں

تیرے ذکر سے تھکتا نہیں غیر کو تکتا نہیں
خاک طیبہ آنکھوں میں سجائے پھرتا ہوں

اے پردہ پوش دیکھ مجھ سا کوئی گنہگار نہیں
اک رحمت پہ تیری امید لگائے پھرتا ہوں

اے کریم تیرے کرم تو ہیں بے حساب
جرموں کا بوجھ کیوں اٹھائے پھرتا ہوں

ضیاء کو ہے معلوم تیری شان جود و عطاء
اسی لئے تو اپنا دامن پھیلائے پھرتا ہوں
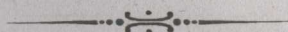
سَیِّدُنا کَرِیمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمُ

کسی کو کیا معلوم میرے آقا کا گدا کیا ہے
اس تاج و تخت و شاہی میں رکھا کیا ہے

سر محشر جب چھپائیں گے کملی میں آقا
نہیں پوچھے گا رب دنیا میں کیا کیا ہے

جو بھی چاہو ملتا ہے یہاں سے بن مانگے
حالت سنوار لے نادان سوچتا کیا ہے

دعویٰ ہے کہ ان کے ہیں امتی ذرا غور ہو
خود کو دیکھ اور سوچ طریق مصطفٰے کیا ہے

دعا مانگی جب بھی وسیلۂ سرکار دوعالم سے
آئی صدا غیب سے تجھے روا کیا ہے

ضیاءؔ جب بھی آئے گا شہر خوباں سے
شاہ بھی پوچھیں گے دامن میں بتا کیا ہے

سَیِّدُنَا کَرِیمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

میرے دلِ تاریک کو بھی نور کا ہالہ کر دے
کرم کی اک نظر مجھ پہ بھی شہِ والا کر دے

خوف کے غار سے نکال دشمنوں سے بچا
کہہ دے مکڑی سے درِ غار پہ جالا کر دے

میں جسے بیچ کر تیشۂ محنت لے لوں
کوئی تو آنسو میرا کبھی مٹی کا پیالہ کر دے

دنیا جو حمائل ہے میری گردن میں آقا
اپنی رحمت سے اسے عشق کی مالا کر دے

میں تو رہوں بس غلام مصطفٰے بن کر ضیاءؔ
اسی نام کو محشر میں تو میرا حوالہ کر دے

سَیِّدُنا کَرِیمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

کلام

منتظر نین ہیں میرے مصطفٰی کے لئے
میری جاں تو ہے بس خیرالوریٰ کے لئے

ہے شوق مدت سے تیرے دیدار کا
خواب میں ہوں جلوہ گر کبھی خدا کے لئے

آنکھوں میں بس جائیں طیبہ کے جلوے
کو بہ کو جاؤں مولا تیرے مصطفٰے کے لئے

بے مزہ کٹ نہ جائے یہ زندگی میری
کچھ فرمایئے اس بے کس و بے نوا کے لئے

اپنے بھی تو کھڑے ہیں صفِ غیر میں آقا
چپ ہوں صرف آپ کی رضا کے لئے

کچھ تو ہو ضیاءؔ کی بھی بیچارگی کا علاج
خاک طیبہ ملے اسے تسکین و شفا کے لئے

سَیّدُنا کَرِیمٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

کوئی دیوے خبر سرکار دے آون دی
مک جان دکھیاں دے پینڈے تاجدارا

عمر لنگدی جاندی اے تیری تانگ اندر
میرے تے وی کرو نظر کرم خدارا

دردی او غریباں تے دکھیاریاں دے ہن
یا رسول اللہ کرو دکھیاں دا چارا

سکدیاں تے کرلاندیاں مر نہ جاواں
وسادے ہن جھوک، میری تاجدارا

آقا دنے راتی راہواں سجاناں واں
کراں قربان تن من سارے دا سارا

ضیاءؔ نوں اے بس تیرے کرم دا سہارا
رہوے جاری میرے تے کرم خدارا

سَیِّدُنَا کَرِیْمٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

سرکار کی شان جود و سخا، کیا کہنا
منگتوں پہ ان کی شان عطا، کیا کہنا

دامن کو جو ان کے در پہ پھیلاتے ہیں
کہتے ہیں سائل ان کی شان سخا، کیا کہنا

شاہ و گدا ہیں منگتے آپ کے در کے
آپ ہیں غنی اور شان غنا، کیا کہنا

قطروں کو کیا دُر اور ذروں کو شمس و قمر
آپ کے بلال رضی اللہ عنہ و جنید رضی اللہ عنہ و رضا رحمۃ اللہ علیہ، کیا کہنا

ضیاء گھرا ہے بحر مصائب میں آقا
ملے نجات میرے حاجت روا، کیا کہنا
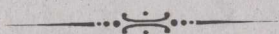
سَیِّدُنَا کَرِیْمُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

آقا دل نہیں لگتا اب ان ویرانوں میں
رکھ لیں مجھے اپنے خدی خوانوں میں

ذکر رہے آپ کا ہمیشہ حرز جاں آقا
کریں میرا شمار اپنے ثناء خوانوں میں

کتنے خوش بخت ہیں آپ کے چاکر
کریں شامل مجھے اپنے دربانوں میں

جو ہوتے ہیں آپ کے نام پر فدا
میں بھی ہوں جاں لٹانے والوں میں

نذرانے جو آتے ہیں دربار عالی میں
کریں جاں قبول، ان نذرانوں میں

ضیاءؔ سمجھے گا اسے اپنی خوش بختی
آ جائے موت گر طیبہ کے ویرانوں میں
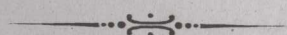
یادِ مدینہ منورہ

تڑپتا ہے دل جب مدینہ یاد آتا ہے
سبز گنبد کا جب نظارہ یاد آتا ہے
جس میں جلوہ فرما ہیں فخر دو عالم ﷺ
اس شہر کا گوشہ گوشہ یاد آتا ہے
سیراب فرما پیاسا ہوں مدت سے
پانی تیرا اے عین زرقا یاد آتا ہے
عرش پہ نظریں کبھی خلد میں آنکھیں
کبھی منبر کبھی روضہ یاد آتا ہے
اٹھیں حجاب میری چشم شوق سے
وہ جالی وہ پردہ وہ مواجہ یاد آتا ہے
وہ رونق شہر، وہ ہجوم عاشقاں
دکھا پھر الٰہی وہ زمانہ یاد آتا ہے
وہیں کی کر کے مٹی ضیاءؔ کو چمکا دینا
جس خاک کا ذرہ ذرہ یاد آتا ہے

سیدنا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نظر میں کعبہ، مدینہ دل کی کتاب میں ہے
عشقِ مصطفٰے میری زندگی کے نصاب میں ہے

تیرے ہی نور سے ہے منور یہ گوشہ گوشہ عالم
اسی سے آفتاب روشن یہی روشنی مہتاب میں ہے

زلف عنبریں سے ہی مہک رہے ہیں دوعالم
ایسی نکہت و خوشبو نہ چنبیلی نہ گلاب میں ہے

بتاؤ تو بھلا یہ انداز ذکر وفکر بدلا ہے کیوں؟
دعا سے پہلے ہر کوئی کیوں فکرِ ثواب میں ہے

چمک جائے قسمت جو ملے خاکِ پائے احمد صلی اللہ علیہ وسلم
نہیں خوف محشر جو آپ کے انتخاب میں ہے

گناہوں کے بوجھ سے لرزتا ہے بدن میرا
تیرا ہو کرم تو پھر ضیاءؔ کیوں فکر حساب میں ہے

شب معراج

ہر سمت چھایا ہے کیوں نور آج کی رات
سب کے لئے رشک طور آج کی رات

مشک بار و عطر بیز ہے ہر گلی و ہر راہ
یہ چمن تمام تر ہے نور آج کی رات

فلک نور زمیں نور یہ اہتمام کیوں نو بہ نو
کوئی تو سبب ہے ضرور آج کی رات

جبرائیل امین حاضر دربار ہے با ادب
کھڑا ہے بن کہ طور آج کی رات

جبرائیل کی آنکھیں اور نبی کا کف پا ہے
جو پردے تھے ہوئے دُور آج کی رات

تہہ نعلین تیری آقا آج تو عرش خدا ہے
پایا ہے اس نے بھی سرور آج کی رات

جمال یار ہے، اوج پہ ہے آج شب جمال
وصل جو ہے محبؔ و محبوب آج کی رات

محبوب محمد ﷺ اور محبؔ ذات خدا ہے
یہ راز کھلا تو کھلا ہے آج کی رات

یہ عشق کی معراج ہے عشق کی معراج
حسن خود حسن سے ملا ہے آج کی رات

یہ بزم ملاقات ہے یہ بزم دنیٰ فتدلّٰی
دھوم ہے تیری عرش تا فرش آج کی رات

حق کے محبوب، کوئی ضیاؔء سا تو گنہگار نہیں
ملے مغفرت کی سوغات اسے آج کی رات
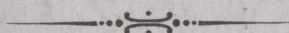
مدینہ کیسی بستی ہے

مدینہ بڑی ہی پر نور بستی ہے
اللہ کی جہاں رحمت برستی ہے
نہ پہنچے وہاں یہ قسمت کی پستی ہے
چشم تمنا چل یہاں کیوں ترستی ہے
سکون دل، نظر میں تازگی ہو گی
وہاں ہی زندگی کو زندگی ملتی ہے
جس میں ہو شادمانی ہر سو
نشاطِ جاودانی کی وہ بستی ہے
دو عالم میں نہیں ثانی جس کا
اصل میں زندگانی کی وہ بستی ہے
وہ فرش تا عرش نور کی بستی ہے
حقیقت میں جمال طور کی بستی ہے
بظاہر اک مقام دور کی بستی ہے
بباطن وہ دلِ رنجور کی بستی ہے
سکون دل نظر کی تازگی غم کا مداوا
ضیاء کے سہارے کی وہ بستی ہے

سَیِّدُنا کَرِیمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

کوئی تو ہو آقا تیرے دیدار کی صورت
دشتِ دل میں ہو میرے گلزار کی صورت

تیری صورت ہے نشان بے صورت کا
تیرے جلوؤں میں اللہ کے انوار کی صورت

منتظر ہیں حسن والے تیرے دیدار کے
نہیں ہے کوئی پھول تیرے رخسار کی صورت

بن دیکھے ہیں اسیر ہم تیری زلفوں کے
نہیں معلوم کیا ہو گی تیرے دیدار کی صورت

سائل کو بالیقیں ملا ہے تو تیرے در سے
کبھی نہیں پیش آئی اسے انکار کی صورت

ضیاءؔ کس منہ سے آپ کے روبرو آئے آقا
نہیں قابل تیرے سگِ بے کار کی صورت

سَیِّدُنا کَرِیمٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

زمین و زماں میں کوئی آپ سا نہیں
آپ سا حبیب خدا کوئی دوسرا نہیں

انبیاء کہہ رہے ہیں ہم ہیں وفادار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
جو آپ کا نہیں، وہ بندہ خدا کا نہیں

حلیمہ سے پوچھا گیا تیرے پاس کیا ہے؟
جواب آیا کہ وہ جو کسی کو ملا نہیں

جو سر عرش امت کو کبھی بھولا نہیں
مثال اس کرم کی جواب اس عطا کا نہیں

کوئی توصیف کیا کرے خدا خود ہے ثناء خواں
ضیاءؔ کسی سے ثناء کا حق ادا ہوا نہیں

سَیِّدُنَا کَرِیْمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

نبی کی الفتوں کے دیپ جلاؤ
نگر نگر حضور کی محفلیں سجاؤ

اٹھا کے صدمے لاج نبھائے
انہی کی یادوں سے دل چمکاؤ

نہ بوؤ کانٹے پیار بانٹو، لو سبق
اسوہ اپناؤ بچھڑے بھی قریب لاؤ

نبی کے دین کی پکار سن لو
غافلوں کو جگاؤ، ساتھ ملاؤ

ضیاء آقا کی کرم نوازی کو دیکھو
اور ستم نوازوں کو بھول جاؤ

گنبد خضریٰ کے نظارے

کلام

دیکھے جنہوں نے گنبد خضریٰ کے نظارے
چمکے ہیں انہی کی قسمت کے ستارے

میں کچھ نہ مانگوں گا بجز اس کے خدا سے
مانگوں تو مانگوں میں مدینے کے نظارے

کافی ہے بس مجھے آقا آپ کا ہی سہا را
نہیں چاہئیں مجھے اس دنیا کے سہارے

جس نے ہے دیکھا رخ مصطفےٰ ﷺ کو
کیئے ہیں اسی نے خدا کے نظارے

سب ہی گدا ہیں آپ کے یا نبی!
انہیں ہیں دو عالم میں آپ ہی کے سہارے

ضیاءؔ کیوں کرے، آپ کی ثناء خوانی
آپ نے ہی بگڑے کام ہیں سنوارے

کیوں کہوں میرا سہارا نہیں

مصطفٰے ہیں میرے کیوں کہوں میرا سہارا نہیں؟
مدینے سے رہوں دور یہ خلش مجھے گوارا نہیں
اشک بہتے رہیں دل سوزِ الفت سے جلتا رہے
آپ کے نام پہ مر مٹوں پھر خسارہ نہیں
آقا آپ کی رضا میں ہے رضائے خدا
ہے رب کا یہ اعلان جو تمہارا نہیں وہ ہمارا نہیں
ٹھوکریں ہیں اس کے لئے جس کے نہیں راہنما
منزل نہ پائے وہ جسکے ہاتھ میں دامن تمہارا نہیں
اسم احمد کی عظمت خود ہی پوچھ لو قرآن سے
بے لقب رب نے ان کو پکارا نہیں
عقل کا یہاں ذکر کیا جبرائیل بھی ہے حیراں
عظمت مصطفٰے ہے وہ دریا جس کا کنارا نہیں
روضے پہ بلوائیں گے ضیاء ذرا صبر سے کام لے
اپنے گدا کی مایوسی میری سرکار کو گوارا نہیں

سَیِّدُنَا کَرِیمٌ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

کلام

نہ طلب، نہ جنوں، نہ ہوس، ہوا نہ دے
غم مصطفےٰ ﷺ کے سوا کوئی اور غم خدا نہ دے

مریض ہجر حضور ہوں زندگی سے غرض نہیں
رہوں اس حال میں کوئی زندگی کی دعا نہ دے

جو طلب ہے تو مانگ لے یہاں کمی کیا ہے
اسی در سے مراد لے کہیں اور صدا نہ دے

یہ ربط و ضبط کا ہے سلسلہ جو ملا انہی سے ملا
سمجھ ذرا جسے نبی نہ دے اسے کبھی خدا نہ دے

فیض چشم حضور سے پیئے بغیر کبھی سرور نہیں
وہ دوا کیا ہے جو تیری ہر خلش مٹا نہ دے

یہ کرم ہو ضیاءؔ پہ کہ وہ مسکرا کے کریں کرم
ہو انہی کی نظر بس کوئی اور غم کو ہوا نہ دے

سَیِّدُنَا کَرِیمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

دشت مصائب میں گھرا ہوں راہ ملے
غم کا مارا ہوں آپ کی پناہ ملے

زیست میں صرف طلب اتنی سی تو ہے
آقا آپ کی چاہ ملے تو بے پناہ ملے

شہر طیبہ آپ کے نور کا پر تو ہی تو ہے
مدینہ کے ذروں میں مہر و ماہ ملے

جس نے بھی آپ کے رستے کو چھوڑا
قدم قدم پہ اسے کتنے اشتباہ ملے

کسی راہ نے بھی منزل سے آشنا نہ کیا
خوشا نصیب جو طیبہ کی شاہراہ ملے

نظام مصطفٰے ہو نافذ گر اس وطن میں
نہ کسی آنکھ میں آنسو نہ لب پہ آہ ملے

ضیاء میں اسی دربار کا ہوں ثناء خواں
بے نواؤں کو بھی جہاں عز و جاہ ملے

سَیِّدُنَا کَرِیمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

خوش ہوں کہ مجھے سرکار نے بلایا ہے
مہک اٹھا دل کہ سرکار نے بلایا ہے

قضاء آئے تو کچھ دیر تو انتظار کرے
میں چلا مدینے کہ سرکا ر نے بلایا ہے

میں کہاں تھا اس التفات کے قابل
سچ بتا صبا کہ مجھے سرکار نے بلایا ہے

ادھر خطا ہی خطا، ادھر عطاء ہی عطاء
کیا یہ کم ہے کہ مجھے سرکار نے بلایا ہے

آقا قدموں پہ سر رکھ کے کاش یہ کہوں
میں آ گیا کہ مجھے سرکار نے بلایا ہے

میں رو سیاہ ضیاءؔ کس منہ سے جاؤں
ہوا ہے مجھ پہ کرم کہ سرکار نے بلایا ہے

سَیِّدُنا کَرِیمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

کلام

یاد میں تیری آقا جب بھی اشک بار ہوا
تیرا کرم اسی لمحے مجھ پہ بے شمار ہوا

حسن بے مثل اور صورت ہے با کمال
بن دیکھے رخ تیرا ہر کوئی تجھ پہ نثار ہوا

جس نے بھی پکارا ہجوم مصائب میں
لطف و کرم سے وہی تو فیض بار ہوا

شاہ و گدا منگتے ہیں آپ کے در کے
کسی کو کب تیری بارگاہ سے انکار ہوا

حسینوں کو ہے اپنے حُسن پہ ناز بہت
نہیں مثل اس کی جسے آپ سے پیار ہوا

ضیاءؔ پہ ہے کرم کہ گدا ہے وہ آپ کا
ملتا ہے اسے جس کا بھی وہ طلبگار ہوا

سَیِّدُنا کَرِیْمٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

مدینہ کے وہ حسیں منظر یاد آتے ہیں
وہ گلی کوچے وہ بام و در یاد آتے ہیں

جو لگتا ہے پتھر بدن پہ دین کی خاطر
تو طائف کے وہ پتھر یاد آتے ہیں

رقص کرتا ہے پرندہ جو فضاؤں میں
تو مدینہ کے وہ کبوتر یاد آتے ہیں

مراتب پائے ذروں نے آپ سے
ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر یاد آتے ہیں

ایثار و محبت و اخوت جن کا شیوہ تھا
وہ اصحاب پیمبر یاد آتے ہیں

زمانے کی گراں خوابی کو دیکھ کر ضیاءؔ
بیداری کے وہ پیکر یاد آتے ہیں

اغثنی یارسول اللہ ﷺ

کچھ تشنہ سے سوالات ہیں یارسول اللہ ﷺ
ناگفتہ بہ حالات ہیں یارسول اللہ ﷺ

اداسی سی کیوں چھا گئی ہے دل و جان پر
پریشان خیالات ہیں یارسول اللہ ﷺ

فتنہ زر، فسق و فجور و تفرقہ بازی
کئی خطرات ہیں درپیش یارسول اللہ ﷺ

امڈی ہوئیں ہیں کیوں آفات و بلیات ہم پر
کرو نظر کرم خدارا، اغثنی یارسول اللہ ﷺ

کیوں ممکن نہیں رہا اس ملت بیضا کا سنبھلنا
کچھ کرب و صدمات ہیں یارسول اللہ ﷺ

خون مسلم سے رنگین ہو گئی یہ ساری زمیں
حیراں سماوات ہیں یارسول اللہ ﷺ

آشوب زمانہ سے نمٹنے کے لئے ضیاء
محتاج عنایات ہیں یارسول اللہ ﷺ

سَیِّدُنا کَرِیمٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

وفا کی خوشبو سے سینوں کو بسایا ہے
جہان ویراں کو بھی گلزار بنایا ہے

نگارِ ہستی کی سلجھائی ہیں زلفیں
عروس گیتی کے چہرے کو سجایا ہے

تمدن کی شمعیں جلائیں ہیں آپ نے
جہالتوں کو بھی جہاں سے مٹایا ہے

سسکتی قدروں کو دیا ہے پیغام بقا
آپ نے انسان کو انساں بنایا ہے

آپ برگزیدہ تریں فرد نوع آدم ہو
ثناء خوانی آپ کی ضیاء کا سرمایہ ہے
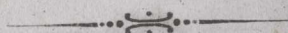
نعتیہ قطعات

میری آنکھوں میں آنسو جو جھلماتے ہیں
جانے کب مجھے آقا اپنے در پہ بلاتے ہیں
مدینے جا کر اک اک ذرے کو چوموں گا
ضیاء کو یہی خیال ہی شب بھر جگاتے ہیں

چہرۂ والضحیٰ میرے پیش نظر رہے مولا
ہو پر نور لحد میری یارسول اللہ ﷺ
لب پہ میرے ہر دم درود و سلام رہے
بلائیں ہوں گی رد سبھی یارسول اللہ ﷺ

سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

لوگو دین نبی کی بقاء کی خاطر
حسین ابن حیدر کربلا علیہ السلام میں آئے

کوئی تو مثال ایسی بھی ڈھونڈ کے لاؤ
سر تن سے جدا ہو مگر موت نہ آئے

دو چار نہیں زندہ و جاوید ہیں سارے
وہ بہتر تھے جو آقا حسین نے لٹائے

گل کر کے دیا دی ہے جانے کی اجازت
کون ایسے سخی کو بھلا چھوڑ کے جائے

سوچوں جو کبھی صبر و رضا کے معانی
اک ہی نام حسین ابن علی علیہ السلام آئے

کرے اس پہ فدا ضیاءؔ اپنی متاع حیات
جس نے کربلا میں اپنے شہباز لٹائے

ہدیہ عقیدت بحضور خواجہ خواجگان

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

معین الحق و معین الدین مقدائے چشتیاں
محبوب خدا ، عاشق ذات حق خواجہ خواجگان
حجت الاولیاء ، ہندالولی ، زبدۃ العارفاں
عطائے رسول ، فخر کاملاں خواجہ خواجگان
مہبط انوار ،قطب بحر و بر ، صاحب اسرار حق
مخزن حقیقت و عرفان خواجہ خواجگان
نور نظر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و نور چشم حیدر کرار علیہ السلام
نور دیدہ بتول علیہا السلام و فخر عارفاں خواجہ خواجگان
جس کے نور سے چمک اٹھے ہیں شمس و ضیاء
قمر و کرم بھی ہیں عاشقان خواجہ خواجگان
سرتاج الاولیاء ، رہبر کاملاں و غریب نواز
ہو غریب پروری میرے اے خواجہ خواجگان
ضیاء کو معلوم ہے خواجہ آپ کی لطف و عطاء
گاہے گاہے ہو اک نظر اے خواجہ خواجگان

ہدیہ عقیدت بحضور ضیاء الامت

حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مولا رکھیں آباد جھوک سخی حضور ضیاء الامت دی
قائم رہوے سرداری حضور ضیاء الامت دی

سخی، سردار، حلیم تے کریم لجپال گھرانہ اے
بے مثل آل ، اولاد حضور ضیاء الامت دی

بھیرے دا تاجدار نالے ولیاں دا ولی اے
نظر اکسیر ویکھی حضور ضیاء الامت دی

با کمال خطیب تے لا جواب ادیب ہے سن
معرفت دا خزانہ اے بات حضور ضیاء الامت دی

نوری نوری چہرہ تے نوری نوری سینہ اے
حسین دلربا صورت حضور ضیاء الامت دی

مفسر قرآن تے عظیم سیرت نگار ہے سن
تحفہء رسالت ہے ذات حضور ضیاء الامت دی

خلقت غلام بنی دروازے تے کھڑی اے
میرے تے وی نظر کرم ہے حضور ضیاء الامت دی

چھڈ دے ضیاءؔ ہن قدم چم کے مشن اپنا لے
تیرے اتے ہووے گی نظر حضور ضیاء الامت دی

اے انسان فانی

رکھتا ہے کیسی تمنا اس حیات جاودانی کی
سمجھے کوئی نادانیاں اس انسان فانی کی
خوف مرگ دل میں رہے گر تیرے
پھر ہوس رہے نہ تمنا اس انسان فانی کی
سوچ اے غافل زندگی کا کیا اعتبار ہے
کب سے ہے موت منتظر انسان فانی کی
پیدا ہونے سے چلا ہے سوئے مرگ
یونہی گزرتی گئی عمر اس انسان فانی کی
نہیں معلوم کہ کب یہ ہو گا زیر زمیں
کون سا جھونکا بجھا دے شمع انسان فانی کی
دیکھ کر مرقد دارا و سکندر و جم ذرا
بتا کیا ہے تمنائے زندگی انسان فانی کی
پوچھ ان سے حشمت دنیا کا حال بھی
کچھ ہے حسرت و یاس انسان فانی کی
طمع و حرص ، رشوت و بغض و عناد
بری ہیں عادتیں اس انسان فانی کی
ضیاء جس نے بخشے خوشیوں کے سامان
بھولا اسے ہائے غفلت انسان فانی کی

سلام عقیدت

سلام اس پر جو طیب و اطہر ہے
سلام اس پر جو اول و آخر ہے

سلام اس پر جو بشیر و مبشر ہے
سلام اس پر جو نذیر و منذر ہے

سلام اس پر جو منصور و ناصر ہے
سلام اس پر جو غریب پرور ہے

سلام اس پر جو صاحب غلبہ ہے
سلام اس پر جو پر نور و منور ہے

ضیاءؔ ہر لحہ اسے سلام پیش کرتا ہے
جو سید و سرور، مزمل و مدثر ہے

اپیل

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ

اسلام کی اشاعت وترویج کا ادارہ ہے

جس میں بچے بچیوں کے لئے

حفظ، ناظرہ، سکول، ترجمہ وتفسیر کے کورس کا انتظام ہے

نیز بچیوں کے لیے بھی علیحدہ سے تعلیم وتربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔

اہل اسلام سے اپیل ہے کہ

اپنے صدقات، عطیات، زکوٰۃ، چرمہائے قربانی، نقد اجناس کی صورت میں ان دین کے خادموں کے لیے تعاون فرمائیں اور اپنے لیے توشہ آخرت کا سبب بنائیں۔

رابطہ کے لیے: مولانا محمد الیاس چشتی ضیاء 0302-6267748

احکام شرعیہ مرض سے موت تک

روزہ ور مضان المبارک کے احکام ومسائل

ضیاء الصلوٰۃ

میلا د النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم

بدعت کی شرعی حیثیت

عظمت ومقام ابوین شریفین سید الوریٰ

زکوٰۃ کے احکام ومسائل

قربانی کے احکام ومسائل

حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ ہمہ جہت شخصیت

شہید ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم غازی عامر چیمہ شہید

قرآن حکیم اور صحیح اسلامی عقیدے کی پہچان

ضیاء الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

اربعین ضیاء

ملنے کا پتہ

انجمن غلامانِ چشتیہ پاکستان

محلہ رحیم پورہ، الہ آباد، وزیر آباد

Printed by UMER JEE printers, Lahore 0345-4353288